من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

فقہائے گجرات

اور اُن کی فقہی خدمات

مرتب:

عبدالقیوم راجکوٹی

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک، گجرات انڈیا

تفصیلات

اسم کتاب:......................................فقہائے گجرات اور ان کی فقہی خدمات
مرتب:............مفتی عبدالقیوم راجکوٹی (معین مفتی دارالافتاء جامعہ ڈابھیل)
طباعت:............ بہ موقع فقہی سمینار ہانسوٹ ضلع بھروچ ۱۲ تا ۱۵ فروری ۲۰۱۰ء

اجمالی فہرست

☆☆☆

اللہ تعالی نے جن کو تفقہ عطا کیا انہوں نے ہر عہد میں امت کی رہنمائی کی اور بدلتے ہوئے حالات میں انفرادی اور اجتماعی امور میں واضح ہدایات پیش کیں۔ پندرہ سو سال کی اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ فقہاء نے ہر دور میں اپنا خون جگر جلا کر اور قرآن وسنت کے بحر معانی میں ڈوب کر مسائل کا حل پیش کیا اور اصول وقواعد فقہیہ مرتب کیے، نیز احکام کے استنباط میں پوری زندگی قربان کردی، اللہ کے ان بندوں کا پیش کردہ عظیم فقہی وعلمی سرمایہ امت کا بیش قیمت اور قابل فخر سرمایہ ہے۔ (قاضی مجاہدالاسلام رحمۃ اللہ علیہ)

(فتاوی قاضی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از مرتب: عبدالقیوم راجکوٹی

یہ جو کہا گیا ہے: "تھیج صغیرات الامور کبیرھا" بالکل صحیح ہے۔

رابطۂ ادب اسلامی جمبوسر، گجرات بمناسبت سہ روزہ مذاکرۂ علمی میں ٦ تا ٨/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، جس کی شروع کی تین نشستوں میں پڑھے گئے بعض مقالوں کے اہم اقتباسات سنے، اندازہ ہوا کہ مقالہ نگار حضرات نے گجرات کے مفسرین، محدثین اور صوفیاء کی علمی و ادبی خدمات کو اپنے اپنے انداز میں اجاگر فرمایا۔ گجرات کے فقہاء کی علمی خدمات پر مستقل کوئی مقالہ ان نشستوں میں نہیں سنا، اپنے اس قلبی احساس کو رقعہ میں لکھ کر صدر مجلس کی خدمت میں پیش کیا، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ: "گجرات کے فقہائے کرام کی علمی وادبی خدمات پر اب تک کسی نے مقالہ پیش نہیں کیا، صدر صاحب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس احساس کو حاضرین کی خدمت میں پیش فرما کر ممنون فرمائیں، تاکہ سامعین اہل علم کی توجہ اس تشنہ گوشہ کی طرف بھی ہو جائے"۔

صدر صاحب نے احقر کا احساس ظاہر کرتے ہوئے مجھ ہی کو مکلّف بنایا کہ تو ہی لکھ دے۔ اسی حکم کی تعمیل میں اپنے مقام پر آکر گجراتی فقہاء کی علمی خدمات کے مظان کی طرف رجوع کیا، بالخصوص حضرت مولانا عبدالحی حسنی ندویؒ (م ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) کی کتاب "نزہۃ الخواطر" کا مطالعہ کیا، تو متعدد شہروں کی

طرف منسوب کئی گجراتی فقہاء نظر سے گزرے، ان کے صحیح حالات اور واقعات زندگی، ان کی علمی و دینی خدمات اور تصنیفی کارنامے دنیا کے سامنے کرنا، جن میں نئی نسل اور اہل ذوق کے لیے استفادہ ورہنمائی اور ادبی شہ پاروں کا وافر سامان ہے، یہ کام تو کسی دیدہ ور، وسیع النظر اور کہنہ مشق مصنف کا ہے، یہ راقم اس کا اہل نہیں۔

اس تحریر کے ذریعہ سرِ دست گجراتی فقہاء کی تعارفی فہرست پیش کرنا مقصود ہے۔ جن لوگوں کی رسائی ''نزہۃ الخواطر'' تک نہیں اور نہ ان کے مشاغل ایسی ضخیم کتاب کی ورق گردانی کی اجازت دیتے ہیں، ایسے حضرات کم از کم اس تحریر سے حضرات فقہاء کے اسمائے گرامی اور ان کی فقہی تصانیف سے واقفیت حاصل کرلیں، شاید یہ واقفیت ان کے لیے کسی علمی و تصنیفی امر کے لیے پیش خیمہ ثابت ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز.

واضح رہے کہ اس تحریر میں صرف مرحومین فقہاء اوران کی فقہی تصانیف کی نشان دہی کی گئی ہے، موجودہ فقہاء اوران کی فقہی خدمات کا ذکرنہیں کیا ہے۔

اس مختصر تحریر میں فقہاء اور ان کی فقہی تصانیف کا تذکرہ ہے، اس سے نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ علمائے گجرات نے علوم قرآن وحدیث وتصوف کی طرح فن فقہ میں بھی اپنے نقوش وآثار ثبت کئے، ان کی بعض مصنفات گجرات و بیرون گجرات میں مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں۔

علمائے اسلام اوراکابر فقہاء کی یادگار کتابوں کے وہ قلمی نقوش ان لائبریریوں اوراکاڈمیوں سے نکال کر منصۂ شہود پر لانا وقت کا اہم تقاضہ اور فریضہ ہے۔

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے یورپ کے کتب خانوں میں بزرگان امت کی ان یادگاروں کو دیکھ کر اپنے تأثرات کو ذیل کے تحسّر بھرے اور درد انگیز الفاظ میں نظم کیا ہے:

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

اللہ تعالیٰ اس تحریر کو قبول فرمائے، اور دارالافتاء کے جن طلباء نے اس کی تیاری میں تعاون فرمایا ہے انھیں مزید خدمات علمیہ ودینیہ کے لیے موفق فرمائے۔آمین

فقط والله الموفق. ربّنا تقبّل منّا انّك انت السميع العليم بحرمة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم.

احقر: عبدالقیوم راجکوٹی

معین مفتی دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک

۱۵/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گجرات کے فقہاء وقضاۃ تاریخ کے تناظر میں

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم:

حضوراکرم ﷺ کے وصال کے چار سال بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے وارد ہند ہونے کا ثبوت تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے، یہ حضرات صحابہؓ جہاد کی غرض سے ہندوستان آئے، تھانہ اور بھروچ کی بندرگاہوں کو فتح کیا، دارالخلافہ سے ان علاقوں کے عمال وولاۃ کا تقرر رہوا، ان میں بہت سے والی حضرات خود قضاء وافتاء کا کام بھی انجام دیا کرتے تھے۔ راقم کو اپنی ناقص جستجو میں اس عہد زریں میں کسی قاضی یا صاحب فتوی بزرگ کا پتہ نام کی تعیین کے ساتھ معلوم نہ ہوسکا، تاہم اتنی بات تو یقینی ہے کہ ان معرکوں میں شریک ہونے والے حضرات نے گجرات میں رہتے ہوئے احادیث مبارکہ کا مذاکرہ ضرور کیا ہوگا، کیوں کہ ان حضرات کا ہر قول وعمل سنت رسول ﷺ کی روشنی میں ہوا کرتا تھا۔

اسی امر کی طرف مشہور مؤرخ قاضی اطہر مبارکپوریؒ کی یہ عبارت مشیر ہے:

وھکذافی ایام عمر بن الخطابؓ الی خاتمة الدولة الامویة کانت تکون جماعة من رواة الاحادیث والاٰثار فی الغزوات والولایات وانهم وان لم یحدثوها فی الهند فی هذاالوقت علی طریق الروایة فمن الطبیعی ان یحدثوها فیمابینهم علی طریق المذاکرة کماهو دأب الصحابة والتابعین. (العقدالثمین فی فتوح الهندومن وردفیهامن الصحابة والتابعین، ۲۸۲) (اودھ میں افتاء کے مراکز ص: ۸۰)

۱۵۹ھ میں خلیفۃ المہدی باللہ عباسی کے دور خلافت میں عبدالملک شہاب مسمعیؒ بڑی جماعت کے ساتھ باربد (اب بھاڑ بھوت جوشہر بھروچ سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے) آئے وہاں قیام کا ارادہ بھی کیا، لیکن ایک مہلک وبا پھیل جانے کے نتیجہ میں ایک ہزار کے قریب افراد انتقال کر گئے، ان سب کی قبریں بھاڑ بھوت میں ہیں، جن میں ابوبکر ابن صبیح السعدی البصریؒ بھی تھے جن کو تابعی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

فاضل چلپیؒ صاحب کشف الظنون کی رائے میں مسلمانوں میں یہ پہلا شخص ہے جس نے کتاب تصنیف کی ہے۔ھواول من صنف فی الاسلام (گجرات کے علمائے حدیث وتفسیر:ص:۲)، (یادایام:ص:۴۶)

علامہ بلاذریؒ نے ''حضرت ابوبکر ابن صبیحؒ'' کو فقہائے محدثین میں شمار کیا ہے اور ''فتوح البلدان'' میں ایک جگہ آپ کو ''الفقیہ'' کے لقب سے یاد کیا ہے۔ (اسلامی ہند کی عظمت رفتہ:ص:۱۳۸)

یوں کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہندوستان کی سرزمین میں سب سے پہلے گجرات کی سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے آغوش محبت میں اسلام کا سب سے پہلا مصنف مدفون ہے جو بقول علامہ بلاذری فقیہ بھی ہے۔

محمد ابن قاسمؒ نے ہندوستان میں فاتحانہ قدم رکھا تو جگہ جگہ مسلمانوں کو بسایا، قاضیوں کا تقرر کیا، مگر ساتھ ساتھ مقامی ہندوؤں اور بدھسٹوں کو وہ تمام مراعات دیں جو اہل کتاب یہود ونصاری کو شریعت اسلامیہ میں حاصل تھیں، حتی کہ بعض

علاقوں میں ہندوراجاؤں نے اپنے علاقوں میں مسلمان قضاۃ اورحکام مقرر کیے، یہ ان راجاؤں کی وسعت ظرفی اور مذہبی رواداری کی بات ہے۔

قاضی اطہر مبارکپوریؒ رقمطراز ہیں: یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ خالص غیراسلامی ماحول اور غیرمسلم حکومت میں اسلامی احکام وقوانین کا نفاذ ہوتا تھا اور راجوں مہاراجوں نے اپنی طرف سے مسلمان حاکم اور قاضی مقرر کرر کھے تھے جو ان کے علاقہ کے مسلمانوں کے امور ومعاملات اسلامی قانون کے مطابق حل کرتے تھے۔اسی عہد کو''ہنرمند''اور عہد یدار کو''ہنرمن'' کہتے تھے۔یہ اسلامی عدالت ہوتی تھی۔(اودھ میں افتاء کے مراکز،ص:۸۱)

چنانچہ''عجائب الہند''میں بزرگ بن شہریار لکھتاہے کہ چیمور(گجرات) میں عباس ابن ماہان،راجہ کی طرف سے مسلمانوں کے ہنرمن یعنی قاضی تھےاور شہرکے مسلمانوں کے معاملات انہی کے پاس جاتے اوروہ اسلامی احکام وقوانین کی روسےان کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔(ایضاً ۸۲)

آٹھویں صدی ہجری میں مسلمانوں کا اقتدار قائم ہونے کےفوراً بعد جس سرعت سے علوم دینیہ کی ترقی وترویج عمل میں آئی،اس کا ایک اہم سبب سلاطین اورامرائے گجرات کی علم دوستی ہے،شاہان گجرات نے اپنی ڈیڑھ دوسوسالہ زمانۂ فرماں روائی میں جس قدرعلوم وفنون کی سرپرستی کی ہے،دہلی کی ۶۰۰ سالہ تاریخ اس کی نظیرنہیں پیش کرسکتی،یہ صرف ان کی قدردانی اورحوصلہ افزائی کا نتیجہ تھا کہ گجرات کے چند بڑے شہرمثلاً احمد آباد،پٹن،بھروچ اورسورت تو ملک حجاز کا حصہ

معلوم ہونے لگے تھے۔شیراز ویمن اوردیگر ممالک اسلامیہ کے چیدہ وبرگزیدہ علماء نے گجرات میں آکر بودوباش اختیار فرمائی جن کے فیوض سے چند دنوں میں گجرات مالامال ہوگیااورخود گجرات میں اس پایہ کے علماء پیدا ہوئے جن کے فیوض علم کی آبیاری سے اب تک ہندوستان کی درسگاہیں سیراب ہورہی ہیں۔(یاد ایام بحوالۂ مؤمن قوم۴۲)

علماء گجرات میں محدثین،مفسرین ومتصوفین کے حالات اوران کی تصانیف کا تذکرہ بار بار سنااوران کی بعض تصانیف کی اشاعت ہندو بیرون ہند میں ہوئی،لیکن گجرات کے فقہاء اورقضاۃ کا تذکرہ بہت کم سننے میں آیا،حالانکہ فقہاء گجرات اورقضاۃ کی ایک طویل فہرست ہے،ان کی سوانح اورحالات زندگی لکھے جائیں تو کئی دفتر درکار ہوں گے،ان کی فقہی خدمات اورفتاویٰ سے طویل عرصہ تک ایک عالم مستفید ہوا،ان کی تصانیف قلمی نسخوں کی صورت میں کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہیں،بعض تصانیف تو اہم اورفن فقہ کے جوہر کی حیثیت کی حامل ہیں،مگرافسوس! کہ ہم گجراتی ان فقہاء کے نام اوران کی فقہی کتابوں سے ناواقف ہیں،عوام تو عوام خواص کے حلقوں میں بھی ان سے ناواقفیت پائی جاتی ہے،لہذااس مقالہ میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہم اپنے گجراتی فقہاء کے شروع سے اب تک کے اسماء،مناصب اوران کی فقہی خدمات کانزدیک سے جائزہ لیں اور ان فقہاء کی فراموش شدہ دولت علمی سے واقف ہوکرفائدہ اٹھائیں تاکہ گجرات میں علم فقہ میں جوکچھ پیش رفت ہوئی ہے اس کا خاکہ ہمارے سامنے آئے۔

اس مقالہ میں گجرات کے فقہاء،مفتیان اور قضاۃ کے اسماء اوران کی جائے خدمت کی نشاندہی کی گئی ہے،ان کے احوال زندگی سے تعرض نہیں کیا،جن کوان کے احوال وسوانحی خاکوں سے واقفیت حاصل کرنا مطلوب ہووہ مأخذ کی طرف مراجعت کرلیں،البتہ ان فقہاء نے فن فقہ میں کوئی کتاب تصنیف کی ہو یا کسی فقہی کتاب کی شرح تحریر فرمائی یا حاشیہ تحریر فرمایا ہوتو اس کی ضرورنشاندہی کی ہے،تاکہ تحقیق وجستجو کے بعد اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے کتابوں کی یہ نشاندہی مشعل راہ ثابت ہو۔

اسلامی حکومتوں میں جب تک اسلامی قانون جاری رہااوراسلامی حکومتیں کسی نہ کسی حدتک دین کی ذمہ داری محسوس کرتی رہیں،اس وقت تک ایک طرف محکمۂ عدلیہ قضاء کانظام جاری رہااوردوسری طرف علماءامت کے ذریعہ ہروقت افتاء کا کام ہوتارہا،اسلامی حکومتیں دارالافتاء کی طرح دارالقضاء کی سرپرستی بھی کرتی رہیں، اسی وجہ سے فقہاء کی تصریح کے مطابق قاضی کے لیے علوم فقہ سے واقفیت ضروری اورشرط کے درجہ میں ہے،لہٰذا ہر قاضی کے لیے فقہ سے شناوری ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی کے لیے فتوی دینااورقاضی بننا کب جائز ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: جب آدمی حدیث شریف اورقیاس سے پوری طرح واقف ہوجائے اوروہ امام اعظمؒ کے اقوال کوپوری طرح جانتا ہواوروہ اس کوخوب محفوظ ہوں۔(شرح عقود رسم المفتی :ص:۱۳۰)

امام ابویوسفؒ باوجودجلالت شان کے ہمیشہ سفروحضر میں جامع صغیر

ساتھ رکھتے تھے اور علی رازیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس کتاب کو سمجھ لے وہ احناف میں فہیم ترین آدمی ہے۔اور احناف جب تک اس کتاب میں امتحان نہیں لیتے تھے کسی کو عہدۂ قضاء پر فائز نہیں کرتے تھے۔(شرح عقود رسم المفتی :ص:۹۶)

قاضی کے لیے فقہ سے واقفیت کی شرط کی بناء پر اس مقالہ میں گجرات کے قاضیوں کو فقہاء کی فہرست میں جگہ دی گئی ہے۔علمی اصطلاح میں کہا جاسکتا ہے کہ قاضی اور فقیہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر قاضی فقیہ ضرور ہوگا،لیکن فقیہ کے لیے ضروری نہیں کہ وہ عملاً قاضی بھی ہو۔

اس مقالہ کا سب سے بڑا ماٗ خذ،قابل اعتماد تصنیف حضرت مولانا سید عبدالحی حسنیؒ (م.۱۳۴۱ھ) کی ’’نزہۃ الخواطر‘‘ ہے،جواب ’’الإعلام بمن فی تاریخ الھند من الأعلام‘‘ کے نام سے طبع ہوئی ہے،جس میں مصنفؒ نے ساڑھے چار ہزار سے زیادہ علماء،فضلاء،ملوک وامراء اور ہندوستان کی مشہور شخصیتوں کے حالات اوران کی خدمات دینیہ وعلمیہ محفوظ کردی ہیں،اس کتاب میں گجراتی علماء،فقہاء،محدثین،متصوفین اور ملوک وسلاطین وغیرہ کا ذکر ہے۔

علماء گجرات میں بکثرت ایسی شخصیتیں گذری ہیں جن کو متعدد علوم وفنون اور اصناف کمال میں دخل اور مشارکت رہی ہے،ان کے احوال زندگی اور خدمات دینیہ کے پیش نظر ان کی شخصیت جامع علوم وکمالات نظر آتی ہے۔

ليس على الله بمستنكر	أن يجمع العالم في واحد

ایک ہی وقت میں ایک عالم فقیہ بھی تھا،محدث ومفسر بھی،اصولی اور متکلم

بھی، ماہر مدرس اور کامیاب مصنف بھی؛ لیکن اس جامعیت کے باوجود کوئی نہ کوئی ایک ذوق اس پر ایسا غالب رہا اور ایک فن اس کی علمی زندگی میں ایسی مرکزی حیثیت کا حامل رہا جو اس کے لیے اس کے زمانہ اور طبقہ میں اس کا مابہ الامتیاز بن گیا، اس میں اس کے معاصرین پر امتیاز سب کو تسلیم تھا۔

صاحب ''نزہۃ الخواطر'' نے جس شخصیت کا ترجمہ وتعارف تحریر فرمایا ہے اس کے خاص موضوع اور امتیازی امر کو ابتدائی تعارفی کلمات میں سمو دیا ہے، مثلاً ''فلان الفقیہ''... ''فلان المتکلم'' لکھا تو اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ان کی شخصیت کا مابہ الامتیاز وصف اور فن جو ان کی علمی زندگی میں مرکزی حیثیت کا حامل رہا اور ان کی شخصیت کی معرفت کے لیے کلید کی حیثیت رکھتا ہے، یہی ہے۔ اسی خصوصیت کے پیش نظر راقم نے اپنی تحریر میں نزہۃ الخواطر سے صرف انہی گجراتی فقہاء کو شمار کیا ہے جن کے تراجم میں الفقیہ .....جیسے القاب لکھے گئے، کیونکہ یہ تحریر فقہاء گجرات کے موضوع سے متعلق ہے، دیگر خصوصیات وفن میں ماہرین علماء کو بیان کرنا اس کا موضوع نہیں۔ یہاں حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ کا ایک قیمتی ملفوظ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے ''نزہۃ الخواطر'' کی خصوصیت کے متعلق بیان فرمایا:

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ''حیات عبدالحی''میں رقمطراز ہیں:

حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ایک مرتبہ مجھ سے دریافت کیا کہ جانتے ہو کہ ابن خلکان کی کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اس کی ''وفیات

الاعیان'' کوعلماء نے ہرزمانہ میں حرز جان بنایا ہے؟ راقم نے اپنے محدودعلم ومطالعہ کی بناء پر کچھ عرض کیا، فرمایا کہ ابن خلکان کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ وہ جس کا ترجمہ لکھتا ہے اس کے اصل موضوع اور امتیازی علم کا تعین ابتدائی تعارفی عبارت ہی میں کرادیتا ہے، مثلاً ''فلان النحوی''، ''فلان الجدلی''، ''الفقیہ'' پھر جتنا غور ومطالعہ کیا جائے اس کو اس جگہ سے ہٹانا مشکل ہوجاتا ہے، اس کے بعد فرمایا کہ ''یہی خصوصیت مولانا عبدالحی صاحبؒ کی نزہۃ الخواطر میں ہے''۔

(حیات عبدالحیؒ، از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ: ص:۳۰۳)

فقہاء گجرات کو ''نزہۃ الخواطر'' میں متعدد نسبتوں سے تعبیر کیا گیا ہے، الگجراتی، احمد آبادی، السورتی، البروجی، النہروالی، الفتنی۔

نہروالا کی مردم خیز سرزمین پر بڑے بڑے علماء، مشائخ اور اصحاب طریقت مقیم رہے ہیں۔ نہروالی اور فتنی ایک ہی جگہ سے نسبت ہے، نہروالا خطہ کو آج کل ''پٹن'' کہا جاتا ہے۔

راقم الحروف نے جو عبارت جہاں سے لی ہے اس کا حوالہ لکھ دیا ہے، البتہ عربی عبارت کا ترجمہ طوالت کے خوف سے ترک کردیا ہے۔ مقالہ کے قاری اہل علم ہوں گے، ان کو ترجمہ کی ضرورت بھی نہیں۔

☆☆☆

ہر عہد اور ہر علاقہ میں محقق اور صاحب نظر علماء فریضۂ افتاء کو انجام دیتے رہے ہیں، اہل علم نے لکھا ہے کہ اس امت کے سب سے پہلے مفتی خود حضور اکرم ﷺ تھے؛ چنانچہ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

”واول من قام بهٰذاالمنصب الشريف سيدالمرسلين ﷺ“

(اعلام الموقعين ۱/ ۱۱)

☆☆☆

آٹھویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ حسین بن عمر عریضی، غیاث پوری، چشتیؒ (م ۷۹۸ھ ۱۳۹۶ء)

دہلی سے آکر پٹن میں بس گئے تھے، فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کا حاشیہ تحریر فرمایا۔ (نزہۃ الخواطر: ۲/۳۳)

(۲) شیخ عثمان ابن داؤد ملتانی، چشتیؒ (م ۷۳۶ھ ۱۳۳۵ء)

اپنے دور کے ہر فن کے ماہر عالم تھے، ہدایہ کے حافظ تھے۔

كان عليماً كبيراً بارعاً فى الفقه والاصول والتصوف وكان يحفظ الهداية فى الفقه. (نزہۃ الخواطر: ۲/۷۳)

(۳) شیخ کمال الدینؒ (م ۷۵۶ھ، ۱۳۵۵ء)

آپ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ کے خلیفۂ اعظم اور آپ کے خواہر زادہ بھی تھے، آپ علوم حدیث، فقہ، اصول فقہ میں یگانۂ روزگار تھے۔ (مشائخ احمد آباد، ۱/۹۶)

(۴) مولانا یعقوب پٹنیؒ (م ۷۹۸ھ ۱۳۹۶ء)

بڑے صالح اور فقیہ تھے، حال و وجد والے بزرگ تھے، خراسان کے بادشاہوں کی نسل سے تھے، پٹن آکر بس گئے تھے اور پٹن ہی میں وفات پائی۔ (نزہۃ الخواطر ۳/۱۷۴)

نوویں صدی کے فقہاء

(۱) قاضی اسماعیل اصفہانیؒ (م۸۶۵ھ ۱۴۶۱ء)

بچپن میں اپنے والد صاحب کے ساتھ اصفہان سے ہجرت کر کے گجرات آئے تھے، پہلے بھروچ کے قاضی رہے پھر سلطان محمود (ثانی) کے دور میں احمد آباد کے قاضی رہے، احمد آباد میں انتقال ہوا۔

احد العلماء المبرزين فى الفقه والاصول.(نزهة الخواطر،۳/ ۳۱)

(۲) شیخ تاج الدین نہروالیؒ (پٹنی)

پٹن میں شیخ حسام الدینؒ کے مقبرہ میں درس وتدریس میں مصروف رہتے تھے، ایک عالم آپ کے علوم سے مستفید ہوا۔

احد العلماء المبرزين فى الفقه و العربيه.(نزهة الخواطر ۳/ ۴۵)

(۳) قاضی حماد الدین گجراتیؒ

نہروالہ (پٹن) کے فقیہ اور قاضی القضاۃ تھے، حنفیہ کی مشہور کتاب ''الفتاوی الحمادیہ'' آپ ہی کے حکم سے مفتی رکن الدین ناگوریؒ نے تالیف فرمائی تھی (اس کتاب کا ذکر اسی مقالہ میں آگے آرہا ہے) کتاب کے شروع میں مصنفؒ نے قاضی حماد الدینؒ کی وقیع الفاظ میں تعریف کی ہے۔(نزہۃ الخواطر۳/ ۵۱)

(۴) شیخ حسین بن محمد بھروچیؒ

شیخ کمال الدین قزوینی بھروچیؒ کے مرید اور فقیہ تھے، بڑے بڑے علماء اور مشائخ آپ سے مستفید ہوئے۔

احد العلماء المبرزين فى الفقه و التصوف(نزهة الخواطر ۳/ ۵۶)

(۵) شیخ حسین بن محمد گجراتیؒ (م ۸۰۷ھ، ۱۴۰۴ء)

فقیہ تھے، گجرات کے مشہور مشائخ میں آپ کا شمار ہے۔نوساری میں شیخ نصیر بن جمال نوساریؒ کی صحبت اختیار کررکھی تھی، احمد آباد میں آپ کی قبر ہے۔

(۶) شیخ خوند میر پٹنیؒ (م ۸۷۴ھ، ۱۴۶۹ء)

فقیہ اور صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں، پٹن سے احمد آباد ہجرت کرکے آ گئے تھے۔ويفيد. إلخ(نزهة الخواطر ۳/ ۱۱۱)

(۷) مفتی داؤد بن رکن الدین ناگوریؒ

آپ صاحب ’’فتاویٰ حمادیہ‘‘ کے صاحب زادہ ہیں، پٹن کے مفتی تھے، ’’فتاویٰ حمادیہ‘‘ کی تدوین میں آپ کا بھی حصہ ہے جیسا کہ کتاب کے دیباچہ میں ہے۔(نزہۃ الخواطر، ۳/ ۶۸)

(۸) شیخ رضی الدین عثمان گنج علمؒ (م ۷۷۰ھ ۱۳۶۸ء)

علم وفضل میں غیر معمولی دست گاہ رکھتے تھے اور اسی بنا پر گنج علم کے لقب سے مشہور ہوئے، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے حضرت موصوف کے ایک فتوے کی تائید میں جو عبارت تحریر فرمائی ہے اس سے ان کی جلالت شان اور علمی منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم نے لکھا ہے:اصاب فيما اجاب الاستاذ الاجل المرشد الكامل الاكمل شيخ الشيخ رضى الدين گنج (مشائخ احمد آباد)

(۹) مفتی رکن الدین ناگوریؒ

احد الفقهاء المبرزين في الفقه و الاصول كان مفتياً بمدينه نهروالا.

پٹن کے مفتی قاضی حماد الدین بن محمد اکرمؒ کے حکم سے آپ نے اور آپ کے صاحب زادہ داؤد نے ۲۰۴ کتب فقہ، اصول، حدیث اور تفسیر کی مدد سے ''فتاویٰ حمادیہ'' کی تصنیف فرمائی، فتاویٰ حمادیہ کی پہلی عبارت ہے: الحمدلله نور قلوب العارفين بنور التوحيد و الايمان. (نزہۃ الخواطر،۳/۷۱)

پٹن کے مدرسہ کنز المرغوب میں فتاویٰ حمادیہ کی پہلی جلد کا ناقص نسخہ ہے، احمد آباد کے مشہور کتب خانہ ''پیر محمد شاہ'' میں اس کی کامل دو جلدیں محفوظ ہیں، نہایت ہی مستند فتاویٰ ہیں، سنا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کے مؤلفین نے ''فتاویٰ حمادیہ'' سے استفادہ کیا ہے۔

(۱۰) شیخ سراج الدین بن علامہ کمال الدین دہلویؒ (م ۸۱۷ھ، ۱۴۱۴ء)

دہلی سے آکر پٹن کو اپنا وطن بنا لیا تھا، اپنے دور کے فقیہ تھے، پٹن میں مدفون ہیں۔

(۱۱) مولانا صدر جہاں گجراتیؒ

احد العلماء المبرزين فى الفقه والاصول والكلام۔ (نزہۃ الخواطر ۳/۸۹)

(۱۲) شیخ صلاح الدین گجراتیؒ (م۸۹۵ھ ۱۴۹۰ء)

آپ کے والد نومسلم تھے، شیخ احمد بن عبداللہ مغربیؒ کے ہاتھ پر اسلام لائے، اس وقت آپ بطن مادر میں تھے، بعد پیدائش شیخ احمدؒ نے ہی آپ کا نام صلاح الدین رکھا، حصول علم کے بعد بڑا درجہ پایا۔

الشیخ الصالح الفقیه (الی قوله)حتی بلغ رتبة الکمال فی العلم و المعرفة.(نزھة الخواطر،۳/۹۱)

(۱۳) شیخ عبداللطیف پٹنیؒ

بڑے عالم اور فقیہ تھے، ملتان سے آکر پٹن میں رہنا پسند کرلیا تھا، بڑے زاہد و متوکل تھے،آپ نے نو کتابیں تصنیف کی ہیں،ان کے نام معلوم نہیں۔(نزہۃ الخواطر۳/۹۴)

(۱۴) شیخ عبداللطیف گجراتیؒ (م۸۸۹ھ ۱۴۸۴ء)

آپ داور ملک سے مشہور تھے، بڑے نیک اور فقیہ تھے، بادشاہ محمود بن محمد آپ کا فدائی تھا، آپ کی بابرکت صحبت سے اس نے لایعنی امور سے اجتناب کر لیا تھا، آپ بڑے صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔(نزہۃ الخواطر،۳/۹۴)

(۱۵) شیخ عثمان حسینی گجراتیؒ (م۸۶۳ھ ۱۴۵۹ء)

شیخ صالح اور فقیہ تھے، سرزمین گجرات میں شہرت یافتہ مشائخ میں آپ کا شمار ہے، عثمان پور (احمدآباد) میں ایک مدرسہ بنایا تھا، سلطان محمود بن محمدؒ کی اکثر کتابیں اسی مدرسہ میں رہتی تھیں۔(نزہۃ الخواطر،۳/۹۹)

(۱۶) قاضی علم الدین شاطبیؒ (م۸۶۰ھ ۱۴۵۶ء)

شیخ صدرالدین حسینی بخاریؒ کے مرید تھے، گجرات میں علماءاور مشائخ کی بڑی جماعت آپ سے مستفید و مستفیض ہوئی۔

احد العلماء المبرزين فى القرء اة والتجويد والفقه والعربية.

(نزہۃ الخواطر۳/۱۰۸)

(۱۷) قاضی عمادالدین گجراتیؒ (م۸۸۹ھ ۱۴۸۴ء)

بڑودہ کے قاضی تھے،سلطان محمود شاہ ثانی کے ایماء پر ایک جہاد میں شہید ہوئے۔ظهير الشرع السعيد الشهيد. (نزہۃ الخواطر،۳/۱۱۰)

(۱۸) شیخ غوث الدین گجراتیؒ (م۸۹۵ھ ۱۴۹۰ء)

آپ بغداد سے تشریف لائے تھے اوراحمد آباد میں سکونت اختیار کر لی تھی،احمد آباد میں بہت بڑے مدرسہ کے بانی ہیں۔

كان عالما كبيرا محدثافقيهازاهدايدرس (نزہۃ الخواطر،۳/۱۱۱)

(۱۹) قاضی کمال الدین نا گوریؒ (پٹنی)

مشائخ چشتیہ میں سے ہیں، گجرات میں بڑی مقبولیت تھی،جم غفیر آپ سے مستفید ہوا۔

العالم الفقيه.....احدالمشائخ الچشتية. (نزہۃ الخواطر۳/۱۲۳)

(۲۰) شیخ محمد بن حسین پٹنیؒ

اصلاً سندھی تھے،صوفی تھے،سندھ میں اپنے والدصاحب سے علم حاصل کرکے گجرات آئے تھے،پٹن میں انتقال ہوا۔

كان ممن تفردفى الفقه والحديث والتصوف.(نزهة الخواطر ٣/ ١٣٥)

(۲۰) قاضی محمداکرام گجراتیؒ

پٹن کے قاضی تھے،صاحب فتاویٰ حمادیہ نے کتاب کے شروع میں قاضی محمداکرامؒ کاتعارف ان الفاظ میں کیاہے:

الامام العالم ونعمان الثانى وناقد المعقول والمنقول.(نزهة الخواطر٣/ ١٥٧)

(۲۱) شیخ محمودبن عبداللہ بخاری ثم گجراتیؒ (م۸۸۰ھ ۱۴۷۵ء)

گجرات کے مشہورشیخ اورفقیہ تھے،کثیرتعدادمیں لوگ آپ سے مستفید ہوئے۔(نزہۃ الخواطر۳/۱۵۹)

(۲۲) شیخ مودودبن محمد گجراتیؒ (م۸۱۱ھ ۱۴۰۸ء)

صوفی،زاہداورفقیہ تھے،پٹن میں رہتے تھے،کبارمشائخ چشتیہ میں شمار ہے۔(نزہۃ الخواطر۳/۱۷۰)

دسویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ اللہ بخش گجراتیؒ (م۹۷۰ھ ۱۵۶۲ء)

شیخ محمد غوث گوالیریؒ کے مرید تھے۔

احد العلماء المبرزين في الفقه والاصول والعربية، درس وافاد زمانا. (نزہۃ الخواطر،۴/۳۹)

(۲) شیخ بدرالدین گجراتیؒ (م۹۴۹ھ ۱۵۴۲ء)

اپنے والد بزرگوار جلال الدینؒ سے علوم حاصل کئے، صاحب کشف وکرامات بزرگ وفقیہ تھے۔

كان عالماً فقيهاًصوفياً. (نزہۃ الخواطر،۴/۵۱)

(۳) قاضی برہان الدین گجراتیؒ

اپنے دور کے مشہور عالم ہیں، آپ کے ذریعہ گجرات میں خوب علم کی اشاعت ہوئی۔

العالم، المحدث، الفقيه، القاضي برهان الدين النهر والي. (ایضا۴/۵۵)

(۴) شیخ بہاءالدین گجراتیؒ (م۹۱۲ھ ۱۵۰۶ء)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی، حضرت عمرؓ کی نسل سے تھے، صالح اورفقیہ تھے، برہان پور میں آپ کی خانقاہ تھی، وہیں انتقال ہوا۔ (ایضا۴/۶۲)

(۵) شیخ پیر محمد گجراتیؒ (م۹۹۹ھ ۱۵۹۱ء)

فقیہ تھے، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ (ایضا۴/۶۶)

(۶) شیخ جمال الدین بن محمود گجراتیؒ (م۹۰۴ھ ۱۴۹۸ء)

یکے از مشائخ چشتیہ،فقیہ تھے،گجرات میں پیدا ہوئے،احمد آباد کے کفار نے شہید کردیا تھا،بعض کتب کے مصنف بھی ہیں۔(نزہۃ الخواطر،۴/۷۷)

(۷) قاضی جگن گجراتیؒ (م تقریباً ۹۲۰ھ ۱۵۱۴ء)

گجرات کے مشہور حنفی فقیہ ہیں،زندگی بھر علوم حاصل کرتے رہے،فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ’’خزانۃ الروایات‘‘ ہے،مگراس کتاب میں رطب ویابس کی آمیزش ہے،اس لیے بتصریح علماء اس کتاب کا شمار کتب غیر معتبرہ میں ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۴/۸۲)

(۸) شیخ حسن بن احمد گجراتیؒ (م۹۸۱ھ ۱۵۷۳ء)

احمد آباد مولد ہے،علامہ کمال الدین دہلویؒ کی اولاد میں ہیں۔

کان عالماً كبيراً بارعاً في الفقه والاصول والعربية والتصوف والتفسير وله مصنفات عديدة. (نزہۃ الخواطر،۴/۸۷)

(۹) شیخ سعید حبشیؒ (م۹۹۱ھ ۱۵۸۳ء)

متعصب حنفی فقیہ تھے،احمد آباد میں مدفون ہیں۔

كان فقيهاً مشاركاً في كثير العلوم والفنون. (ایضاً ۴/۱۲۵)

(۱۰) شمس الدین محمد بن محمد گجراتیؒ (م۹۳۲ھ ۱۵۲۶ء)

گجرات ہی میں مولد ومدفن ہے۔

كان من العلماء المبرزين في الفقه و الاصول و العربية. (نزہۃ الخواطر ۴/۳۱۳)

(۱۱) قاضی صدرالدین لاہوریؒ (م۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء)

بڑے محقق کثیر المطالعہ عالم تھے،اہل علم کے لیے کشادہ ظرف تھے، کثرت سے روتے تھے،شاہ تیمور نے بھروچ میں منصب قضاء پر فائز کیا تھا، بھروچ میں انتقال ہوا۔

کان من العلماء المبرزین فی الفقه والکلام والاصول والعربیة. (نزہۃ الخواطر۴؍۱۵۷)

(۱۲) سید شیخ عبداللہ حضرمی ثم احمدآبادیؒ (م۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء)

تریم میں پیدا ہوئے،متعدد ملکوں میں متعدد علماء سے علم حاصل کرنے کے بعد احمدآباد میں آئے تھے،تمام علوم عربیہ تفسیر،حدیث،فقہ،تصوف،فرائض، حساب میں یگانۂ روزگار تھے،احمدآباد میں ۳۲سال قیام رہا اور یہیں انتقال ہوا۔(مشائخ احمدآباد۲؍۱۹۲)

(۱۳) شیخ عبدالملک گجراتیؒ (م۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء کے بعد)

احمدآباد مولد ہے،احمدآباد کے کبار علماء میں آپ کا شمار ہے،حافظ قرآن تھے،صحیح بخاری شریف لفظاً ومعنیً ازبر تھی۔

جیدة فی الفقه والحدیث والتفسیر والعربیة. (نزہۃ الخواطر۴؍۲۱۸)

(۱۷) شیخ محمد بن طاہر پٹنیؒ (م۹۸۶ھ ۱۵۷۸ء)

علامہ پٹنیؒ کے والد اور دادا کا شمار پٹن کے امیر اور بزرگ تاجروں میں ہوتا ہے، آپ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی میں ہوئی، پندرہ سال کی عمر میں معقول و منقول، اصول وفروع سے فارغ التحصیل ہوئے، پھر درس و تدریس میں مشغول رہے، درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا مبارک سلسلہ بھی جاری کیا، ''مجمع البحار'' کے علاوہ کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، فقہ میں ''احکام بئر'' رسالہ لکھا جو غالباً کنویں کے احکام ومسائل پر مشتمل ہے، آپ کے فتاویٰ ''مجموعہ فتاویٰ'' چار جلدوں میں ہیں، پتہ نہیں یہ مجموعہ کہاں ہے۔ (مأخوذ از ''ملک المحدثین علامہ محمد بن طاہر پٹنی گجراتی'')

(۱۸) شیخ محمود بن بابو گجراتیؒ (م۹۴۳ھ ۱۵۳۶ء)

سید محمد بن عبداللہ بخاریؒ کے شاگرد ہیں، اپنے دور کے بڑے عالم وفقیہ تھے۔ انتفع به خلق كثير. (نزهة الخواطر ٤/ ٣٣٤)

(۱۹) قاضی محمود بن حامد گجراتیؒ (م۹۸۱ھ ۱۵۷۳ء)

مشہور عارف باللہ، حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں، کبار مشائخ میں شمار ہے، صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے، فقیہ، زاہد اور قاضی تھے، احمد آباد کے قریب پیر پور میں انتقال ہوا۔ (نزہۃ الخواطر، ۴/ ۳۳۵)

(۲۰) ملک محمود بن پیارو گجراتیؒ (م۱۰۰۰ھ ۱۵۹۲ء)

گجرات کے علم دوست بادشاہ تھے، آپ کے والد ماجد برہان پور

میں وزیر تھے۔ کان جید المشارکة فی الفقه والحدیث. احمدآباد میں مدفون ہیں۔(نزہۃ الخواطر،۴/ ۳۳۵)

(۲۱) قاضی محمود گجراتیؒ

مورپ (احمدآباد) میں پیدا ہوئے، طویل عرصہ تک درس و تدریس میں مصروف رہے، فقیہ اور قاضی تھے۔(نزہۃ الخواطر،۴/ ۳۴۸)

(۲۲) قاضی نجم الدین گجراتیؒ (م ۹۱۱ھ ۱۵۰۵ء)

محمود شاہ ثانی کے دور میں قاضی القضاۃ تھے۔ الشیخ العالم الفقیه قاضی القضاة بگجرات. (نزہۃ الخواطر،۴/ ۳۷۳)

(۲۳) شیخ نصیر الدین گجراتیؒ (م ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء)

احمدآباد مولد و مدفن ہے، فقیہ اور چشتی سلسلہ کے شیخ ہیں۔(نزہۃ الخواطر ۴/ ۳۷۴)

(۲۴) علامہ وجیہ الدین علوی گجراتیؒ (م ۹۹۸ھ ۱۵۹۰ء)

چانپانیر (گجرات) میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے کبار علماء سے علم حاصل کیا، کثیر التصانیف عالم ہیں، علم فقہ واصول میں یہ تصانیف ہیں:

(۱) حاشية علی هداية الفقه للمرغینانی (۲) حاشية علیٰ شرح الوقایه (۳) حاشية علیٰ التلویح (٤) حاشية علیٰ اصول البزدوی (٥) حاشية علیٰ الشرح العضدی و علیٰ المختصر لابن الحاجب.

آپ کا مزار احمدآباد میں ہے۔(نزہۃ الخواطر ۴/ ۳۸۵، ۳۸٦)(مشائخ احمدآباد، ۱/ ۲۹۲)

گیارہویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ ابوسعید گجراتیؒ (م ۱۰۹۹ھ)

قاضی عبدالوہاب پٹنیؒ کے داماد تھے، دہلی میں منصب قضاء پر فائز رہے۔

تاریخ وسیرت نگاری میں مرجع کی حیثیت رکھنے والی کتاب نزہۃ الخواطر میں حضرت مولانا عبدالحیؒ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے: الشيخ العالم الفقيه القاضي. (نزہۃ الخواطر ۱۹/۵)

(۲) شیخ بابو بن شیخ حسینی گجراتیؒ (م ۱۰۰۷ھ)

پٹن میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے علماء سے تحصیل علم کے بعد درس وتدریس میں مشغول ہوگئے، گجرات میں بڑی تعداد نے آپ سے علم حاصل کیا۔

العالم الفقيه الفتني الگجراتي أحد الرجال المعروفين بالفضل والكمال. (نزہۃ الخواطر ۸۷/۵، ۸۸)

(۳) شیخ تاج الدین گجراتیؒ (م ۱۰۰۹ھ)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی نسل سے ہیں، بہار سے پٹن آئے تھے، صحاح ستہ کے حافظ تھے، پٹن میں وفات پائی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث (نزہۃ الخواطر ۹۸/۵)

(۴) شیخ جعفر بن علی گجراتیؒ (م ۱۰۶۸ھ)

حضرموت سے گجرات آئے تھے، حصولِ علم کے لیے متعدد ملکوں کا سفر کیا، قبولیتِ عامہ حاصل تھی۔ ہندوستان کے بادشاہ شاہ جہاں نے بھروچ کے کئی

گاؤں آپ کوتحفۃً دیے تھے۔متعدد فنون میں تصنیفات چھوڑیں۔

برع في التفسير والفقه والحديث والتصوف والعربية إلخ . (نزہۃ الخواطر ۱۰۷/۵)

(۵) شیخ سلیمان کردیؒ

کُردِستان سے ہندوستان آئے، اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے علم حاصل کرکے گجرات آئے،اوریہیں رہ کردرس وتدریس کا مشغلہ اختیارکرلیا۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث. (نزہۃ الخواطر ۱۵۹/۵)

(۶) مفتی عبدالکریم گجراتیؒ (م ۱۰۱۴ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، پٹن میں آپ کا گھرانہ علم وتصوف میں معروف تھا، ۹۹۹ھ مدرسہ سلطانیہ مکۃ المکرّمہ میں خطیب مقرر ہوئے۔کئی کتابوں کے مصنف ہیں، مفتیٔ مکہ بھی رہے۔مکہ میں انتقال ہوا، جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔

كان عارفا بالفقه خبيرا بأحكامه وقواعده مطلعا علىٰ نصوصه. (نزہۃ الخواطر ۲۴۵/۵)

(۷) قاضی عبدالوہاب گجراتی (م ۱۰۸۷ھ)

علامہ محمد بن طاہر پٹنی کی اولاد میں ہیں، متعدد جگہوں میں منصبِ قضاء پر فائز رہے، دہلی میں انتقال ہوا۔

الشيخ العالم الفقيه قاضي القضاة عبدالوهاب الحنفي الأحمدآبادي. (نزہۃ الخواطر ۲٦٧/۵)

(۸) السید غضنفر بن جعفر گجراتیؒ

پٹن کے باشندے تھے، اپنے دور کے علامہ اور محدث تھے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث والعربية. (نزہۃ الخواطر ۵/۳۰۱)

(۹) شیخ کمال محمد العباسی الگجراتیؒ (م ۱۰۱۳ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، علامہ وجیہ الدین علوی کے شاگرد ہیں، بڑے عبادت گزار عالم تھے۔

الشيخ العالم الكبير المفتي أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية. (نزہۃ الخواطر ۵/۳۱۶)

(۱۰) قاضی محمد شریف گجراتیؒ

گجرات میں درس وتدریس سے علم کی اشاعت کی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۵/۳۷۵)

(۱۱) شیخ محمود بن محمد گجراتیؒ (م ۱۰۴۰ھ)

احمد آباد مولد ومدفن ہے، احمد آباد کے صلحاء وفقہاء میں آپ کا شمار ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۵/۳۹۷)

بارہویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ ابوالحسن ویلورویؒ

اصلاً احمد آباد کے تھے، بعد میں ویلور (مدراس) ہجرت کر کے تشریف لے گئے، مشائخِ چشتیہ میں آپ کا شمار ہے۔

له مصنفات في الفقه والعقائد والتصوف (نزہۃ الخواطر ۵/۶)

(۲) قاضی ابوالفرح گجراتیؒ

فقیہ تھے، عالمگیر کے دور میں احمد آباد کے قاضی رہے۔ (نزہۃ الخواطر ۱۶/۶)

(۳) شیخ جلال الدین گجراتیؒ (م ۱۱۴۰ھ)

آپ نے اپنے والد ماجد سے علمِ ظاہر و باطن حاصل کیا، زندگی کے اخیر دور میں ایک مرض میں ابتلاء کی وجہ سے میوہ پر گزارہ کر لیتے تھے۔ دو رِسالے تصنیف فرمائے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والتصوف (نزہۃ الخواطر ۵۶/۶)

(۴) قاضی شیخ الاسلام گجراتیؒ (م ۱۱۰۹ھ)

احمد آباد کے مشہور مفتیان میں آپ کا شمار ہے، حق بات ظاہر کرنے میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے، زاہد اور متقی بزرگ تھے، عہدۂ قضاء آپ کو پیش کیا گیا؛ مگر قبول نہ کیا۔

أحد مشاهير الفقهاء الحنفية انتهت إليه الإمامة في العلم والعمل. (نزہۃ الخواطر ۱۱/۶)

(۵) عارف باللہ سید حضرت پیر مشائخ

(مومن قوم کے پیر) (بارہویں صدی کے مجدد)

دیوان مشائخ کی بارہویں اور تیرہویں کتاب عبادت جلد اول ودوم (بزبان گجراتی) فقہ میں آپ کی اہم تصنیف ہے، علاقۂ پالنپور اور کاٹھیاواڑ میں بسنے والی مومن قوم میں آپ کی بڑی خدمات ہیں۔ (مومن قوم اپنی تاریخ کے آئینہ میں)

(۶) قاضی عبدالحمید گجراتیؒ

فضل وصلاح سے آراستہ بزرگ، بڑے بڑے مناصب پر فائز رہے۔ احمد آباد مولد ومدفن ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۱۴۲)

(۷) قاضی عبدالرسول گجراتیؒ (م ۱۱۳۰ھ)

احمد آباد سے جانبِ مغرب میں واقع کپرنج (کپڑونج) میں پیدا ہوئے، ''دھولکا'' اور ''احمد نگر'' میں منصبِ قضاء پر فائز رہے۔ درس وتدریس بھی کرتے تھے۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۱۴۸)

(۸) قاضی عبداللہ گجراتیؒ (م ۱۱۰۹ھ)

احمد آباد کے قاضی تھے، اسلامی ریاست کے متعدد عہدوں پر فائز رہے۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۶/۱۶۵)

(۹) خواجہ فیض الحسن سورتیؒ (م ۱۱۵۱ھ)

سورت مولد ومدفن ہے، فضل وصلاح میں مشہور عالم وفاضل ہیں، فنِ فقہ

اوراصولِ فقہ میں ممتاز تھے۔آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ "الفتاوى النقشبندية" سے موسوم ہے۔فقہ کی مشہور کتاب "خلاصة الكيداني" کی شرح "فرُّخشاهی" کے نام سے لکھی۔(نزہۃ الخواطر ۶/ ۲۲۷، ۲۲۸)

(۱۰) شیخ محمد بن جعفر گجراتیؒ (م ۱۱۱۱ھ)

احمد آباد کے علماء سے حصولِ علم کے بعد درس وتدریس میں لگ گئے۔ جلالین کے طرز پر تفسیر اور مشکوۃ کی شرح "زينة النكات" تصنیف فرمائی۔احمد آباد میں مدفون ہیں۔العالم، الفقيه.(نزہۃ الخواطر ۶/ ۲۵۷)

(۱۱) مولانا محمد حسین شافعی گجراتی

گجرات کے ماہر فقہاء میں آپ کا شمار ہے،آپ نے بہ ذاتِ خود امام نوویؒ کی مشہور کتاب "كتاب المنهاج" کی ۱۱۵۸ھ میں کتابت فرمائی تھی۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۲۹۹)

(۱۲) قاضی محمد شفیع گجراتیؒ

سلطان عالمگیرؒ کے دور میں ۱۱۰۱ھ میں احمد آباد کے اطراف میں میرٹھ کے قاضی بنائے گئے تھے۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول، وولى القضاء بميرٹھ من أعمال أحمدآباد. (نزہۃ الخواطر ۶/۳۱۹)

نوٹ:''میرٹھ'' احمد آباد کا کوئی دیہات ہوگا،مشہور شہر میرٹھ (یوپی) مراد نہیں۔(مرتب)

(۱۳) مولانا محمد فاضل سورتیؒ (م ۱۱۲۹ھ)

حجاز کے قبیلہ ''بنوعبید'' سے نسبت ہے، گجرات میں پیدا ہوئے، شیخ زین العابدین احمد آبادی کے شاگرد ہیں۔ تجارت کے ساتھ ساتھ تصنیف کا سلسلہ جاری رہتا، آپ کی من جملہ تصانیف کے فنِ فقہ میں ''حاشية الدرر'' ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۳۴۲)

(۱۴) سید معظم شاہ سورتیؒ (م ۱۱۳۵ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے علماء سے علم حاصل کیا، معروف فقیہ تھے۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول(نزهة الخواطر ٦/ ٣٧٤)

(۱۵) قاضی نظام الدین گجراتیؒ (م ۱۱۶۵ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، اسی شہر کے علماء سے علم حاصل کرنے کے بعد ممتاز عالم ہوئے، احمد آباد میں منصب قضاء پر بھی فائز رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، آپ کا ایک رسالہ قہوۃ کے متعلق ہے۔

الشيخ العالم الفقيه......فاق أقرانه في كثير من العلوم والفنون إلخ. (نزہۃ الخواطر ۶/۳۸۵)

(۱۶) قاضی نور الحق گجراتیؒ

گجرات کے مشہور فقہاء میں شمار ہے، عالمگیرؒ کے دورِ حکومت میں منصب قضاء پر فائز رہے، نیز ''ماندہ'' مقام کے محتسب بھی۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۳۸۹)

(۱۷) شیخ نور الدین گجراتیؒ (م ۱۱۵۵ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، ''گلستاں'' اپنی والدہ سے سات روز میں پڑھ لی،

دیگر علوم علمائے احمد آباد سے حاصل کر کے ممتازِ عصر ہو گئے۔ بڑے زاہد و عابد تھے، سلاطین کے ہدایا قبول کرنے سے گریز کرتے تھے، بڑے وسیع النظر عالم تھے جیسا کہ اُن کی تصانیفِ کثیرہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے، ڈیڑھ سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائی، ''شرح وقایہ'' کا حاشیہ بھی تحریر فرمایا۔ احمد آباد میں اپنے مدرسہ کے قریب مدفون ہیں۔ (نزہۃ الخواطر ۳۹۱/۶)

تیرہویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ ابراہیم بن عبدالاحمد سورتیؒ (م ۱۲۸۲ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اِسی شہر میں حصولِ علم کے بعد بڑے عالم ہوئے۔ بمبئ میں جامع الکبیر کے خطیب اور ''مدرسہ محمدیہ'' میں مدرس رہے۔ آپ شافعی المسلک عالم تھے،فقہِ شافعی میں ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی۔(نزہۃ الخواطر ۷/۵)

(۲) شیخ احمد بن محمد گجراتیؒ (م ۱۲۵۵ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے والد سید محمد ہادی سے حصولِ علم کے بعد درس وتدریس میں لگ گئے۔ آپ کے علم سے علماء کی ایک جماعت مستفید ہوئی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۳۲)

(۳) قاضی اخی بن محمد سین سورتیؒ

سورت کے مشہور فقیہ عالم ہیں۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۴۹)

(۴) شیخ اسماعیل سورتیؒ (م ۱۲۸۷ھ)

سورت کے مشہور فاضل وقاری ہیں، حصولِ علم کے بعد درس وتدریس کے ذریعے خلقِ کثیر کو مستفیض کیا۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۶۵)

(۵) مفتی جمال الدین سورتیؒ (م ۱۲۴۶ھ)

سورت میں پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی، اپنے والد ماجد سے فنِ فقہ حاصل کیا، بعدہٗ افتاء اور قضاء میں اُن کے جاں نشیں مقرر ہوئے، بعد میں اِس منصب سے الگ ہوگئے، اور عبادت اور افادہ میں اوقات صَرف کرتے تھے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول (نزہۃ الخواطر ۷/۱۲۱)

(۶) شیخ رحمت اللہ لاجپوریؒ (م ۱۲۶۴ھ)

سورت کے قریب ''لاجپور'' گاؤں کے باشندہ تھے، قرآن شریف قرأتِ سبعہ میں تلاوت کرتے، اُس وقت اِن کے جیسا اُس جگہ کوئی قاری نہ تھا۔ درس وتدریس میں طویل عرصہ تک مشغول رہے، دو حج کیے، دوسری مرتبہ حج کے سفر سے واپسی میں غرقِ آب ہوئے اور انتقال فرماگئے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۱۷۴)

(۷) شیخ سراج الدین گجراتیؒ (م ۱۲۱۳ھ)

''چانپانیر'' کے باشندہ ہیں، اپنے عصر کے علماء سے تحصیلِ علم کے بعد تدریسی خدمات میں لگ گئے، متعدد علماء کے استاذ ہیں، احمد آباد میں قبر ہے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۷/۱۹۶)

(۸) سید شرف الدین سورتیؒ (م ۱۲۴۶ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، علمائے وقت سے علم حاصل کیا، بعد فراغت

اپنے وقت کے شیخ مانے گئے، سورت میں مدفون ہیں۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۷/۲۰۷)

(۹) مولانا صالح بن خیرالدین سورتیؒ

سورت میں پرورش پائی، اپنے والد بزرگوار سے طویل عرصہ تک تحصیلِ علم کے بعد سورت ہی میں منصبِ قضاء پر فائز ہوئے، تادمِ آخر اِسی منصب پر قائم رہے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث (نزہۃ الخواطر ۷/۲۱۸)

(۱۰) شیخ صدیق بڑودویؒ

بڑودہ میں پیدا ہوئے، گجرات کے علماء سے تحصیلِ علم کے بعد حج کا سفر کیا، مدینہ منورہ کو اپنا مَسکَن بنالیا۔ بڑے نیک، صالح اور فقیہ عالم تھے۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۲۲۱)

(۱۱) قاضی عبدالاحمد سورتیؒ (م ۱۲۲۵ھ)

(اصل نام احمد تھا)، قبیلۂ باعکظہ سے تھے، شیخ عبداللہ حسینی لاہوری ثم سورتی کے شاگرد تھے، علمِ ادب وبلاغت اورفنِ شعر کے شناور تھے۔ شہر بھروچ میں منصبِ قضاء پر فائز رہے۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۲۳۰)

(۱۲) شیخ عبدالرحمٰن گجراتیؒ

قبیلۂ باعکظہ سے تھے، سورت میں نشو ونما پائی، شافعی المسلک تھے، اپنے والد ماجد اور دیگر علمائے وقت سے علوم حاصل کیے، بعد میں حیدرآباد تشریف لے گئے، وہیں انتقال ہوا۔

كان من العلماء المبرزين في الفقه والأصول (نزہۃ الخواطر ۷/۲۵۳)

(۱۳) مفتی عبداللہ سورتیؒ

اپنے چچا محدثِ سورت شیخ خیرالدین سورتی سے علم حاصل کیا، بعدہٗ سورت میں منصبِ افتاء پر فائز ہوئے اور تادمِ حیات اِسی منصب پر قائم رہے۔

العالم الفقيه، أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول؛ (إلیٰ أن قال:) ثم ولي الإفتاء بمدينة سورت. (نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۱)

(۱۴) شیخ غلام احمد سورتیؒ (م ۱۲۷۶ھ)

مولد و مسکن اور مدفن سورت ہے، اپنے والد سے علمِ فقہ وحدیث حاصل کیا، بعدہٗ تادمِ حیات تدریس وافادہ میں لگے رہے۔

العالم الفقيه، أحد الفقهاء الحنفية. (نزہۃ الخواطر ۷/۳۴۵)

(۱۵) قاضی غلام علی سورتیؒ (م ۱۲۹۱ھ)

اپنے والد صاحب کے بعد منصبِ افتاء وقضاء پر فائز رہے، درس وتدریس کا بھی مشغلہ تھا۔ سورت ہی میں انتقال ہوا۔

أحد الفقهاء الحنفية ولی الإفتاء والقضاء بعد والده (نزہۃ الخواطر ۷/۳۵۶)

(۱۶) شیخ محمد سورتیؒ (م ۱۲۲۸ھ)

اپنے دور کے مشہور عالم فاضل ہیں، انگریز کے دور میں منصبِ افتاء پر فائز تھے، طویل عرصہ تک بہ ذریعۂ افتاء خلقِ خدا کی رہنمائی کی، متعدد علماء نے

آپ سے علم حاصل کیا۔

ولی الإفتاء في المحكمة العدلية الإنكليزية بسورت. (نزہۃ الخواطر ۷/۴۱۱)

(۱۷) سید محمد بن زین سورتیؒ

سورت کے ماہر فقیہ ہیں، اپنے والد اور دیگر علماء سے علم کی تحصیل کی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۷/۴۱۶)

(۱۸) شیخ محمد شاکر سورتیؒ (م ۱۲۴۰ھ)

شیخ عبداللہ حسینی لاہوری کے شاگرد ہیں، اِن سے سورت ہی میں پڑھا، پھر زندگی کے آخری دَم تک درس وتدریس کرتے رہے۔

أحد الفقهاء المعروفين (نزہۃ الخواطر ۷/۴۴۳)

(۱۹) شیخ محمود بن عبدالقادر سورتیؒ (م ۱۲۸۶ھ)

قبیلۂ باعکظہ سے تھے، سورت مولد ہے، اپنے چچا ابراہیم باعکظہ کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا، تجارت بھی کرتے تھے۔

كان من العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۴۶۶)

(۲۰) مولانا مراد اللہ لکھنویؒ (م ۱۲۸۱ھ)

لکھنؤ کے حنفی عالم اور فقیہ تھے، لکھنؤ میں تدریس کے بعد بڑودہ آ گئے، اور بڑودہ میں ایک مدت تک درس وتدریس کی۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۴۷۰)

(۲۱)مفتی مصلح الدین سورتیؒ

سورت کے مفتی تھے،تادمِ آخر بہ ذریعۂ افتاءخدمات انجام دیں۔

الفاضل المفتي أحد الفقهاء الحنفية ولى الإفتاء ببلدته. (نزہۃ الخواطر۷/۴۸۳)

(۲۲)مفتی نظام الدین سورتیؒ (م ۱۲۴۰ھ)

سورت مولدومسکن ہے، اپنے والد صاحب سے پڑھا، درس وتدریس کے ساتھ افتاء کےفرائض انجام دیتے رہے۔

العالم المفتي، أحد الفقهاء الحنفية، (إلىٰ قوله:) ثم ولى الإفتاء ببلدة سورت. (نزہۃ الخواطر۷/۵۰۳)

چودہویں صدی کے فقہاء

(۱)مولانا مفتی ابراہیم صاحب مانگرولیؒ (کاٹھیاواڑ)

(م۱۳۹۵ھ،۱۹۷۵ء)

اصل وطن احمد آباد تھا،ایک بزرگ کے اشارہ پر مانگرول تشریف لائے تھے،حضرت مفتی سہول صاحب بھاگلپوریؒ (مفتی دارالعلوم دیوبند) سے خاص تعلق تھا،حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی حکمت عملی سے شرک وبدعت کوختم کیا،آپ اپنے زمانہ کےمشہورعالم دین اورفقیہ تھے۔

(۲)مولانا مفتی محمدابراہیم صاحب جام نگریؒ (م۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء)

(مدرسہ ابراہیمیہ عربیہ جام نگر کےمہتمم)

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل اور حضرت مدنیؒ کے شاگرد تھے۔ ناصرآباد (بلوچستان) سے جام نگرتشریف لائے تھے،بڑے صاحب کرامات بزرگ تھے۔آپ فقیہ وقت تھے،شہرجام نگراوراس کےاطراف میں آپ کی بزرگی اورفقاہت مسلم تھی۔سوَراشٹر جو بدعات ورسومات کامنبع ہےاس کے باوجود ایک وقت ایسا تھا کہ جام نگراوراس کےقرب وجوانب میں آپ کے فتوے اورفیصلے حرف آخر سمجھے جاتے تھے۔

(۳) قاضی احمد لاجپوری (م۱۳۰۹ھ)

سورت میں پیدا ہوئے،اپنے دَور کے اساتذہ سے پڑھا،پھر ’’پارچول‘‘ گاؤں کے قاضی مقرر ہوئے،فصیح وبلیغ شاعر بھی تھے۔

أحد الأفاضل المشهورين. (نزهة الخواطر جديد۸/۱۱۸۳)

(۴)مولانا احمد میاں صوفی صاحب لاجپوریؒ (م ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)

آپ کو تصنیف وتالیف کا شوق طالب علمی کے زمانہ سے ہوگیا تھا، چند تصانیف یادگار چھوڑیں، فتاویٰ نویسی کی خدمات انجام دیتے تھے، آپ کے بعض فتاویٰ لاجپور میں موجود ہیں۔

(۵)مولانا مفتی احمد بزرگ صاحب سملکیؒ

(م ۱۳۷۱ھ ۱۹۵۲ء)(مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۱ء فروری تک افتاء کی خدمت انجام دی، پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ تا ذی قعدۃ ۱۳۵۴ھ اہتمام کی ذمہ داریوں کے ساتھ فتاویٰ نویسی کی، رنگون اور ڈابھیل کی کل مدت ۶ سال ہوتی ہے، آپ کے فتاویٰ عام فہم ہوتے، ہر شخص بہ آسانی سمجھ لیتا، رنگون کے فتاویٰ سقوط رنگون کے بعد ضائع ہوگئے، مگر ڈابھیل کے فتاویٰ محفوظ ہیں، اس کی ترتیب وتخریج کا کام جاری ہے۔

(۶)مفتیٔ اعظم برما وگجرات حضرت مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب ڈابھیلیؒ (م ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۸ء)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے زیر تربیت فتاویٰ نویسی کی مشق کرنے سے آپ کو افتاء سے کافی مناسبت ہوگئی تھی، مفتی کا لفظ آپ کے نام کا جزو بن گیا تھا اور مفتی گجرات کا خطاب بھی آپ کو عطاء کیا گیا،

زندگی کے آخری لمحات تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے، اس میں آپ کو بڑی شہرت حاصل ہوئی، لوگوں کو آپ کے فتاویٰ پر کامل اعتماد تھا، جواب کا اعتبار پیدا کرنے کے لیے عام طور پر کتب فقہ کے حوالہ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تھی، وفات تک ۳۳ سال کی مدت میں کل فتاویٰ کی تعداد ۳۵ ہزار ہوتی ہے۔

آپ کے گجراتی فتاویٰ کی پانچ ضخیم جلدیں ''فتاویٰ سنگرہ'' کے نام سے منصہ شہود پر آچکی ہیں، جسے آپ کے جانشین مولانا مفتی عباس صاحب بسم اللہ زیدمجدہم نے حسن ترتیب سے مزین کیا ہے، باقی گجراتی فتاویٰ اور رنگون وڈابھیل کے اردو فتاویٰ پر کام جاری ہے۔ مفتی بسم اللہ صاحبؒ کے فتاویٰ پر ہندوستان کے بڑے علماء نے بھی اطمینان ظاہر فرمایا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے آپ کا فتوی دیکھ کر فرمایا تھا کہ اس آدمی کے فتاویٰ سے تفقہ کی بو آرہی ہے۔ (تاریخ جامعہ:۲۸۳)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ (سابق مفتی اعظم پاکستان) نے اپنے ایک شاگرد سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا: ہمارے ساتھی مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب بڑے اونچے فقیہ ہیں، ان کے فتاویٰ دیکھتے رہنا۔ (اجلاس صدسالہ، جامعہ ڈابھیل:ص:۱۳۲)

(۷) مولانا مفتی اسماعیل گوراصاحب راندیریؒ (م۱۳۸۹ھ ۱۹۶۹ء)

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں واقع دارالافتاء کے صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ۱۳۸۴ھ میں جامعہ ڈابھیل کے صدر مفتی منتخب

ہوئے۔ مفتی صاحب اپنی خداداد قابلیت میں ہند و بیرون ہند میں مشہور تھے، بہت ہی خوبیوں کے مالک اور تواضع کے پیکر تھے، آپ کے فقہی جوابات ''قلّ ودلّ'' کے مصداق ہوتے، گجرات کے مشہور رسالہ ''مسلم گجرات'' میں آپ کے فتاویٰ چھپتے تھے، قیام ڈابھیل کے تمام فتاویٰ جامعہ ڈابھیل کے دارالافتاء میں محفوظ ہیں۔

(۸) حضرت مولانا مفتی اکبر صاحبؒ (م جمادی الثانیہ ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء)

حضرت مولانا نذیر صاحبؒ (م رمضان ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء) کے برادر خورد ہیں، ان دونوں بھائیوں کے فتاویٰ پالنپور کے علاقوں اور دینی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، فتاویٰ تفصیل کے ساتھ حوالوں سے مزین ہوتے۔ (مومن قوم اپنی تاریخ کے آئینہ میں)

(۹) مولانا انور شاہ کشمیریؒ (م ۱۳۵۲ھ)

''ودوان'' (کشمیر) میں پیدا ہوئے، کشمیر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، بعدِ فراغت مدرسہ امینیہ دہلی پھر دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دیں، بعدہٗ ۱۳۴۶ھ میں جامعہ ڈابھیل گجرات منتقل ہوگئے، اور پانچ سال وہاں خدمات انجام دیں۔ ۱۳۵۲ھ میں مرضِ بواسیر میں انتقال ہوا اور دیوبند میں مدفون ہیں۔

آپ اپنے دَور کے محدث اور فقیہِ عصر تھے، آپ کا حافظہ ضربُ المثل تھا، بہ قول مولانا سید احمد رضا بجنوری: ''پوری بخاری شریف کے گویا حافظ تھے''۔ درسِ حدیث کے دوران مسائلِ فقہیہ سے متعلق جس ژرف نگاہی، دیدہ وری، بالغ

نظری اور دقیقہ رسی سے گفتگو کرتے اُس سے محسوس ہوتا کہ فقہِ حنفی کے مسائل خود بہ خود احادیث سے نکل رہے ہیں۔

آپ کی تصانیف اور درسی افادات کی تعداد بہت ہے، فنِ فقہ سے متعلق حسبِ ذیل تصنیفات ہیں:

[۱]تعليقات علىٰ فتح القدير (إلىٰ كتاب الحج)

مندرجہ ذیل رسائل قیام ڈابھیل کے دوران تصنیف فرمائے۔

[۲]نيل الفرقدين في مسئلة رفع اليدين(عربی): اِس میں محققانہ انداز میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ، نماز میں رفعِ یدین میں اختلاف محض اولویت کا ہے۔ کُل صفحات ۱۴۵/ ہیں۔

[۳]بسط اليدين في نيل الفرقدين(عربی): یہ ۶۵/صفحات کا رسالہ "نيل الفرقدين" کا تکملہ وضمیمہ ہے۔

[٤]كشف الستر عن صلاة الوتر(عربی): ۱۰۰/صفحات پر مشتمل ہے، جس میں نمازِ وتر کی بابت اپنے تبحرانہ انداز میں ایسی مدلل بحث کی ہے کہ منصِف مزاج شخص کے لیے احناف کے نقطۂ نظر کی تائید کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔

علامہ کشمیری کے علوم کی اشاعت تصنیفات کے ذریعے "مجلسِ علمی ڈابھیل" سے خوب ہوئی۔

الكشميري أحد كبار الفقهاء الحنفية وعلماء الحديث الأجلاء. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۱۹۸/۸)

(۱۰) مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنیؒ (م ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء)

جامعہ ڈابھیل میں ۱۳۴۶ھ تا ۱۳۶۲ھ تدریسی خدمات انجام دیں۔اسی دوران ''زاد الفقیر'' کا حاشیہ ''مستزاد الحقیر'' کے نام سے تحریر فرمایا،شیخ ابن ہمامؒ صاحب فتح القدیر کا جو مرتبہ فقہاء میں ہے وہ محتاج بیان نہیں، ''زادالفقیر'' حضرت شیخ کی وہ نادرونایاب کتاب ہے جس میں آپ نے ابواب الطہارۃ وابواب الصلاۃ کے تمام ضروری واہم مسائل وجزئیات کونہایت شرح وبسط سے جمع فرمایا ہے۔کتب فتاویٰ میں حضرت شیخ کی اس کتاب کے حوالے بیشتر موجود ہیں۔عہد قدیم کے اندر بعض ممالک میں یہ کتاب درساً بھی پڑھائی جاتی رہی ہے،مگراس کے باوجود اب تک یہ کتاب طبع نہ ہوسکی تھی۔''مجلس علمی'' نے حضرت العلامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب قدس سرہٗ کے امروارشاد پراس کی طباعت کاانتظام کیا اورمزید افادہ کے خیال سے جناب مولانا محمد بدر عالم صاحبؒ استاذ الفقہ والحدیث (جامعہ اسلامیہ ڈابھیل) سے اس کا تحشیہ کرایا۔حضرت علامہ کشمیریؒ کی حیات مبارکہ میں تحشیہ کا کام شروع کردیا تھا، مگر اختتام پذیر ہونے سے پہلے علامہ کشمیریؒ کا ۱۳۵۲ھ میں وصال ہوگیا۔کتاب کے مقدمہ میں حضرت مولانا بدر عالم صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"فإنی قد کنت شرعت فی تعلیق رسالة الشیخ ابن الهمام المسماة بزاد الفقیر فی حیاة الشیخ العلامة الاواه السیدمحمدانور شاه نوّرالله ضریحهٗ، وکان قصوی منیتی وغایة بغیتی ان اکملهٗ فاقدمه لحضرته العالیة کی تقرعینه ولا یحزن،ولیکن حشیشاًفی ید الغریق یوم

القيامة،ولكن لقلة بضاعتي وقصور باعي على ماعانيه من شواغل المدرسة مازلت اترددواحيل الامر من اليوم على الغد،فمضى على هذاالحال برهة ماأجدفرصة ....فلماكدت اَنْ اُهَنِّأَ نفسي بتكميله فإذا الشيخ قدمضى لسبيله".(زاد الفقير مع حاشية مستزاد الحقير:۲)

شروع کتاب میں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کی تقاریظ بھی ہیں،مجلس علمی ڈابھیل سے کتاب طبع ہوئی۔

(۱۱) مولانا برکت اللہ سورتیؒ

سورت کے حنفی فقیہ عالم ہیں،حدیث وفقہ شیخ محمد سعید عظیم آبادی سے حاصل کیا،سورت میں درس وتدریس میں مصروفِ عمل رہے،متعدد علماء کے استاذ ہیں۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية. (نزہۃ الخواطر جدید۸/۱۲۰۳)

(۱۲) قاضی سید رحمت اللہ لاجپوری محدث راندیرؒ (م۱۳۴۲ھ)

سورت میں پیدا ہوئے،آپ کے جدِ امجد گجرات کے بڑے عالم تھے، فارسی وعربی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور شیخ پیر محمد سے حاصل کی، پھر بھوپال چلے گئے،وہاں کبارِ علماء سے پڑھا۔

قاضی صاحب حاویٔ معقول ومنقول، جامعِ فروع واصول،ادیبِ لبیب اور گجرات کے مایۂ ناز محدث تھے،قراءت سبعہ،فقہ اور اصولِ عربیہ سے خاص مناسبت تھی، پچاس سال "دارالعلوم اشرفیہ راندیر" میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

درس وتدریس وافتاء کے ساتھ تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق تھا، نوشتہ فتاویٰ کے علاوہ کئی مفید تصانیف اپنی یادگار چھوڑیں، جن کی فہرست درج ذیل ہے:

[۱] كحل البصر في ذكر وقت العصر

[۲] كحل العينين في ترك رفع اليدين

[۳] سبع سنابل في تصريح المسائل

[٤] غنية المهتدي في حكم قراء ة المقتدي

[٥] ترتيب المسائل في أقوى الدلائل

[٦] تلك عشرة كاملة

[۷] تحقيق المسائل عن عمدة الوسائل

[۸] نور العينين

[۹] هداية البرايا في أحكام الضحايا

[۱۰] اسلامی ضرورت اوراوقاف کی فاضل آمدنی

(ماخوذ از: ذکر صالحین، جلد اول ص: ۱۷۵ غیر مطبوعہ)

(۱۳) حضرت صوفی سلیمان صاحب لاجپوریؒ (م ۱۳۴۳ھ ۱۹۲۴ء)

باغِ عارف کا پہلا حصہ:

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر فرمایا تھا:

حضرت صوفی صاحب صرف ولیٔ کامل ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑے عالم بھی ہیں کہ گجرات میں جن کی نظیر ملنی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ (مقدمہ باغ عارف ۲۲)

(۱۴)مفتی سید شمس الدین بڑودویؒ(م ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۸ء)

آپ نے جامعہ حسینیہ راندیر-سورت میں دوسری مرتبہ ۱۳۶۰ھ سے ۱۳۶۳ھ تک تدریس کی ہےاوراس زمانہ میں تدریس کے ساتھ افتاء کی خدمات بھی انجام دی ہیں، اللہ تعالی نے آپ کوقوت تحقیق واستنباط اور تعمق نظرکی صلاحیتوں سے نوازاتھا۔(سوانح مولانا سید شمس الدین بڑودویؒ:ص:۲۲)

(۱۵)مولانا مفتی صدیق صاحب بڑودویؒ

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۵ء تک ایک سال فتاویٰ نویسی کی، مزید تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

(۱۶)مفتی عبدالحمید شافعی سورتیؒ (م ۱۳۰۸ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے والد اور دیگر علماء سے حصولِ علم کے بعد ''مدرسہ محمدیہ بمبئی'' میں تدریسی خدمات انجام دیں۔فنِ فرائض اورحساب میں یدِ طولیٰ حاصل تھا، متعدداشخاص نے اِن سے فیض اٹھایا۔بمبئی میں انتقال ہوا۔

أحد كبار الفقهاء. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۲۶۵/۸)

(۱۷)علامہ محمد عبدالحی کفلیتویؒ (م ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء)

اپنے دور کے علامہ تھے، علوم دینیہ میں بیش بہاذخیرہ تالیف فرمایا، آپ کی تصنیف کردہ کتابیں ۲۳ ہیں، جن میں فقہ کے موضوع پرحسب ذیل ہیں:

(۱)اجابة السائل عن القنوت فی النوازل ...(اردو)...مصائب کے وقت قنوت پڑھنے کا حکم۔

(۲)القول المجلّی: عیدگاہ میں نمازعیدین کی مسنونیت کے موضوع پر۔
(۳)نسیم الصبا: سود کی حرمت کے بیان میں۔
آخرحیات میں رویت ہلال کے بارے میں ٹیلیگراف کی خبر کا اعتبار کیا جائے یانہیں؟اس سلسلے میں بہ زبان عربی ایک سوال مرتب کرکے ہندوستان، عرب،استنبول کے علما کے جوابات حاصل کیے،لیکن اس کے شائع ہونے سے پہلے ہی پیام صادق آپہنچا۔

(۱۸)مفتی سید عبدالحی قاضی صاحب لاجپوریؒ

(حضرت سید مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ کے خسر صاحب)

افریقہ(ڈربن ناٹال)میں فتاویٰ نویسی کی خدمات انجام دیں۔

(۱۹)شیخ عبدالقادر سورتیؒ

مولد سورت ہے،شافعی المسلک فقیہ ہیں،اپنے دَور کے مشہور علماء اور شیخ محمد بن عبدالعزیز مچھلی شہری سے علم حاصل کیا،حرمین شریفین کے کبارِعلماء سے بھی فیض اٹھایا،بعد میں بمبئی میں مقیم ہوگئے تھے۔فنِ فقہ میں ”تحفة المشتاق في أحكام النكاح والإنفاق“نامی کتاب تصنیف کی۔

الشيخ العالم الفقيه، كان من العلماء الأتقياء. (نزہۃ الخواطر جدید۸/۱۲۸۷)

(۲۰)مولانا علی محمد تراجوی سورتیؒ (م۱۳۸۷ھ ۱۹۶۷ء)

تقریبا دوسال سورتی جامع مسجد رنگون(برما)کے صدر مفتی رہے،آپ

کے فتاویٰ محفوظ نہیں ہیں، وہاں کے مشہور رسالہ ''المحمود'' میں شائع ہوتے تھے، اس سے آپ کی سوانح میں نمونہ کے طور پر چند فتاویٰ نقل کیے گئے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے ''فخر گجرات'' ص: ۱۳۰ تا ۱۴۵۔

(۲۱) سید عمادالدین سورتیؒ (م ۱۳۱۰ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، علمائے مصر سے حصولِ علم کے بعد بمبئی تشریف لے گئے، وہیں انتقال ہوا۔ متعدد علوم کے ماہر تھے۔

أحدالعلماء المبرزين في النحو والعربية والفقه والكلام. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۳۱۴/۸)

(۲۲) مولانا غلام محمد صادق صاحب راندیریؒ (م ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء)

آپ کی تالیفات کی تعداد ۲۴ ہے، آپ نے عقائد وفقہ کی بہت سی کتابوں کا گجراتی میں ترجمہ کیا اور چھپوا کر شائع کیا، فقہ میں بہشتی زیور اور زبدۃ المناسک کا ترجمہ کیا۔

(۲۳) مولانا غلام نبی صاحب تاراپوریؒ (۱۳۷۶ھ ۱۹۵۶ء)

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں افتاء کے منصب پر ۱۹۲۳ء تا ۱۹۲۴ء ایک سال فائز رہے۔

(۲۴) مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیریؒ (م ۱۳۷۴ھ ۱۹۵۴ء)

آپ نے رنگون (برما) میں سورتی جامع مسجد میں دارالافتاء قائم کیا، جس میں ایک قابل مستند مفتی رہ کر عوام کی رہنمائی فرماتے رہے۔ (البلاغ بمبئی، شمارہ ۷-۸)

(۲۵) شیخ محمد بن ہاشم سورتیؒ (م ۱۳۱۰ھ)

’’سامروڈ‘‘ (ضلع سورت) کے باشندہ ہیں، متعدد شہروں کے کبارِ علماء سے علم حاصل کیا، درس وتدریس کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچایا، کتابیں جمع کرنے کا خوب شوق تھا۔ کئی تصانیف چھوڑیں جن میں دو یہ ہیں:

[۱] نیل المنیٰ في تقصیر الصلاۃ بمنیٰ

[۲] تحریم الرجعة في تحریم المتعة. (نزہۃ الخواطر ۸/۳۴۷)

(۲۶) مولانا مفتی محمد سعید صاحب راندیریؒ

(م ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) (جامعہ حسینیہ راندیر)

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے شاگرد تھے ان سے فتاویٰ نویسی میں مہارت حاصل کی تھی جامعہ حسینیہ کے مفتی تھے، درس وتدریس کے ساتھ افتاء کی ذمہ داریاں بھی بحسن وخوبی انجام دیں۔

(۲۷) شیخ محمد فاضل سورتیؒ (م ۱۳۰۲)

سورت میں پیدا ہوئے، سورت اور دہلی کے علماء سے حصولِ علم کے بعد سورت میں اپنے والد صاحب کے جانشین مقرر ہوئے، بڑے بڑے علماء ومشائخ نے آپ سے علم حاصل کیا۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية. (نزہۃ الخواطر جدید ۸/۱۳۷۱)

(۲۸)مولانا مفتی محمد حسین صاحب راندیریؒ (شیر گجرات)

(م۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء)

جامعہ حسینیہ راندیر میں دارالافتاء کا شعبہ قائم کیا اور بذات خود فتاویٰ تحریر فرماتے تھے، یہ فتاویٰ گجراتی اخبار ’’ہمدرد‘‘ میں شائع ہوتے رہتے تھے، آپ کے فتاویٰ گجراتی میں ’’فتاویٰ حسینیہ‘‘ کے نام سے شائع ہو چکے ہیں، فتاویٰ کا یہ مجموعہ بے حد مقبول ہوا، جس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔(البلاغ بمبئی، جلد ۱/شمارہ ۷-۸)

(۲۹) شیخ محمود بن حسام الدین گجراتیؒ

احمد آباد میں پیدا ہوئے، اپنے عصر کے علماء سے علم حاصل کیا، اپنے والد سے علم طریقت حاصل کرنے کے بعد اُن کے جاں نشین بنے، سورت اور حیدرآباد میں علماء کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے علم حاصل کیا۔ احمد آباد میں انتقال ہوا۔ تصوف میں ایک کتاب تصنیف فرمائی۔

الشیخ العالم الفقیه. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۳۷۶/۸)

(۳۰)مفتی اعظم برما حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوریؒ

(م۱۳۷۹ھ ۱۹۵۹ء)

آپ گوناگوں خصوصیات کے ساتھ ساتھ تفقہ فی الدین کی خصوصیت کے حامل تھے، جس کے شاہد آپ کے وہ فتاویٰ ہیں جو آپ نے رنگون میں سورتی جامع مسجد میں خدمت دارالافتاء کے موقع پر تحریر فرمائے۔ فقیہ عصر مفتی اعظم

گجرات حضرت مولانا سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ رقمطراز ہیں: ’’حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب لاجپوری نوّر اللہ مرقدہٗ وسیع النظر، عالم باعمل تھے، قرآن کریم وحدیث وفقہ پر بڑی گہری نظر تھی۔ آپ کے فتاویٰ مدلل وفقہی بصیرت کے حامل ہوتے تھے۔‘‘ (تذکرۃ المرغوب غیر مطبوعہ: ص:۵۹)

آپ کے فتاویٰ ’’مرغوب الفتاویٰ‘‘ کے نام سے آپ کے قابل حفید مولانا مرغوب احمد صاحب زید مجدہم مقیم ڈیوزبری (برطانیہ) نے حوالجات کی تخریج کے ساتھ پانچ ضخیم جلدوں میں مرتب کیے ہیں، تین جلدیں زیر طبع ہیں۔

مجیب مرغوب، محشی مرغوب، فتاویٰ کا نام مرغوب، بس اب رغبت کی آنکھیں دیکھنے کی منتظر ہیں۔

(۳۱) مولانا مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہاں پوریؒ

(م۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) (دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے ممتاز تلامذہ میں تھے، مدرسہ امینیہ سے فراغت کے بعد حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب نے آپ کو مدرسہ اشرفیہ راندیر (سورت) بھیج دیا، راندیر میں مدت تک افتاء وتدریس کی خدمت انجام دیتے رہے، اہل گجرات پر آپ کے علم وفضل کا بڑا اثر تھا، فقہ حنفی میں بے نظیر مہارت کے ساتھ حدیث اور اسماء رجال پر بھی آپ کی نظر بڑی گہری تھی۔ مفتی صاحبؒ کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں، فقہ میں امام محمد کی ’’کتاب الحجۃ‘‘ جو چار جلدوں میں ہے ان کی تصحیح وتعلیق کے ساتھ دائرۃ المعارف میں اس کی

ابتدائی دوجلدیں چھپی ہیں، یہ کتاب بڑی نایاب تھی اس کا ایک نسخہ استنبول میں موجود تھا، یہ فقہ حنفی کی بنیادی کتابوں میں سے ہے، مفتی صاحب نے اس کے مسودہ کی تصحیح وتعلیق میں ۲۰؍سال صرف کیے ہیں، امام محمد کی ''کتاب الآثار'' پر ان کی تعلیقات گراں قدر علمی سرمایہ ہے۔(تارخ دارالعلوم دیوبند۲؍۲۵۸)

(۳۲)مولوی وصی احمد سورتیؒ

سورت میں پیدا ہوئے، کانپور اور سہارن پور کے متعدد علماء سے حصولِ علم کیا، طبیعت میں تشدد تھا۔''سنن نسائی'' اور''شرحِ معانی الآثار'' کا حاشیہ لکھا۔

الشیخ العالم الفقیه، کان من الفقهاء المتعصبین علیٰ من یعمل بنصوص الحدیث. (نزہۃ الخواطر جدید۸؍۱۴۰۰)

(۳۳)مولانا محمد یوسف دیوان صاحب لاجپوریؒ(م۱۳۵۶ھ ۱۹۳۸ء)

علم فقہ پر مہارت تامہ حاصل تھی، اپنی خداداد صلاحیت سے فتاویٰ کے جوابات بڑے مدلل ومفصل تحریر فرماتے تھے(گلشن یوسفی:ص:۳۹)

آپ نے نورالایضاح کا اردو میں ترجمہ شروع فرمایا تھا، مگر مکمل نہ ہوسکا، کتاب الصلاۃ تک ترجمہ کیا تھا جس کی تکمیل رفیق محترم مولانا مرغوب احمد لاجپوری صاحب زید مجدہم (مقیم برطانیہ) نے فرمائی جو۲۰۰۶ء، ۱۴۲۷ھ میں ''سرورالنجاح ترجمہ نورالایضاح'' کے نام سے شائع ہوا۔

کتاب کی تقریظ میں فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ''بزرگ

صفت، عالم باعمل تھے،شب وروز کتب بینی اوردرس وتدریس میں مشغول رہتے تھے،فقہ سے خاص مناسبت تھی‘‘(سرورالنجاح کی تقریظ:ص:۱۱)

(۳۴) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ (م ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء)

حضرت مولاناؒ نے تدریس ڈابھیل کے دوران ایک صاحب کے چند استفسارات کے جواب میں ’’بغية الاريب فی احكام القبلة والمحاريب‘‘ نامی رسالہ تحریر فرمایا۔

علامہ بنوریؒ نے اپنی اس تالیف کی تدوین کے وقت ہندوستان کے متعدد مشہور کتب خانوں کے نادر مخطوطات اور نایاب وکمیاب مطبوعات کا مطالعہ عرصہ تک جاری رکھا، حدیث، تفسیر، فقہ ولغت اورعلوم متفرقہ کی تقریباً ۱۰۰ گراں قدر کتابوں کو اپنے مذکورہ رسالہ کا مأخذ قرار دیا، اصولِ تعیینِ سمت قبلہ پر سیر حاصل کلام کیا اوران تمام شکوک وشبہات کا عمدہ طور پر حل فرمایا جو مسئلۂ استقبال قبلہ کے متعلق اب تک لوگوں کو پیش آئے۔ یہ رسالہ ۱۳۵۷ھ میں پہلی مرتبہ قاہرہ سے طبع ہوا، مجلس علمی ڈابھیل نے شائع کیا۔

پندرہویں صدی کے فقہاء

(۱) مولانا مفتی احمد اشرف راندیریؒ

(دارالعلوم اشرفیہ کے مہتمم) (م ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء)

گجرات کی اہم علمی شخصیات میں مولانا مفتی احمد اشرف صاحبؒ کا شمار ہوتا ہے، آپ بیک وقت عالم، مفتی، مصنف اور صاحب نسبت عالم دین تھے۔ رنگون (برما) اور دارالعلوم اشرفیہ میں فتاویٰ نویسی کی بہترین خدمات انجام دیں، چھوٹے بڑے کئی رسائل مختلف موضوعات پر بزبان گجراتی تحریر فرمائے اور چھپوائے۔ آپ کے فتاویٰ (گجراتی) ''فتاویٰ اشرفیہ'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۲) حضرت مولانا مفتی احمد بیمات صاحبؒ

(م ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴ء) کرمالی، بھروچ

فتاویٰ نویسی کی مشق مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہاں پوریؒ کی خدمت میں کی، چالیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، ڈابھیل اور ترکیسر میں تدریس کے ساتھ فتاویٰ نویسی کی خدمات انجام دیں۔ (دہشت گرد اور اسلامی تعلیمات: ۴)

(۳) مفتی ابراہیم سنجالوی صاحبؒ (م ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء)

جامعہ ڈابھیل کے فارغ تھے، افریقہ کے سرخیل علماء میں شمار تھا، زندگی کے آخری دم تک افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے، لوگوں کو آپ کے فتاویٰ پر کافی اعتماد تھا۔ (تاریخ جامعہ ۲۳۱)

(۴) مفتی عبدالغنی صاحب کاویؒ (م۱۴۰۸ھ۱۹۸۸ء) راندیر، سورت

دار العلوم اشرفیہ راندیر میں درس و تدریس کے ساتھ فتاویٰ نویسی کی گراں قدر خدمات ۳۰ سال تک انجام دیں، آپ کے یہ فتاویٰ ماہنامہ وہوراویلفیر (گجراتی) میں شائع ہوتے تھے اور مقبول خاص و عام ہو چکے ہیں، آپ کے گجراتی فتاویٰ سے ایک جلد ''فتاویٰ عبدالغنی'' کے نام سے مطبوع ہے۔ (فضلائے جامعہ ۲۲۴)

(۵) مولانا مفتی اسماعیل واڈی والا صاحب راندیریؒ

(م۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء)

۵۱/سال کی طویل تدریسی خدمات جامعہ حسینیہ میں انجام دیں، اسی دوران چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک افتاء کی زریں خدمات انجام دیں۔

آپ کے فتاویٰ ہفتہ وار اخبار ''امید'' میں شائع ہوتے تھے، فتاویٰ کا مجموعہ گجراتی زبان میں ''روضۃ الفتاویٰ'' کے نام سے دو جلدوں میں منظر عام پر آ کر خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔

(٦) وقار سادات مفتیٔ گجرات حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری ثم راندیریؒ (۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء)

حضرت مفتی صاحب کے فتاویٰ گجراتی ماہنامہ پیغام اور مجاہد میں کئی سال تک شائع ہوتے رہے، قدرداں احباب کی فرمائش پر ان کو کتابی شکل میں گجراتی و اردو زبان میں شائع کیا گیا، اردو میں دس جلدیں اور گجراتی میں پانچ جلدیں اور

انگریزی میں تین جلدیں منصۂ شہود پرآ کر مقبول عام وخاص ہیں۔ ہندوپاک کے فتاویٰ میں یہ خصوصیت صرف اورصرف ''فتاویٰ رحیمیہ'' کے حصہ میں آئی کہ وہ انگریزی، گجراتی اوراردوزبان میں زیورطبع سے آراستہ ہوئی، ہندوپاک کا شاید ہی کوئی دارالافتاء ''فتاویٰ رحیمیہ'' سے خالی ہو،صاحب فتاویٰ کی حیات ہی میں اسے وہ قبولیت نصیب ہوئی کہ شاید و باید کسی اور فتاویٰ کے حصہ میں آئی ہو، بڑے بڑے علماءاورمفتیان کرام نے ''فتاویٰ رحیمیہ'' پراپنی آراءکا اظہارفرمایا جوجلداول کے شروع میں موجود ہیں۔ یہاں چندمؤقر مفتیان کرام کے آراء کے اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں:

حضرت مفتی سیدحسن مہدی صاحبؒ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند):

''بہت محنت اورکاوش سے جوابات دئے گئے ہیں،خصوصاً جوابات میں نقول معتبرہ کو پیش کیا گیا ہے،بعض مختصر جوابات پربھی نظرڈالی جواپنی جگہ پر بالکل صحیح ہیں،جس کی بناء پرکہہ سکتا ہوں کہ مجموعی حیثیت سے فتاویٰ رحیمیہ عوام ہی کے لئےنہیں بلکہ اہل علم کے لئےبھی بغیرمحنت کے مفید ہے''۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ:

''ماشاءاللہ آپ نے بہت شرح وبسط اورتحقیق سے جوابات لکھے ہیں''۔

حضرت مولانامفتی نظام الدین صاحبؒ:

''حضرت کے فتاویٰ بڑے مدلل اور بڑے محققانہ اورمسلک حق کے صحیح ترجمان ہوتے ہیں''۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری دامت برکاتہم:

’’فتاویٰ رحیمیہ انمول ہیروں کا ہار ہے، گلہائے رنگارنگ کا نہایت حسین گلدستہ ہے، اس میں عام مسلمانوں ہی کے لیے سامان تسلی نہیں ہے، بلکہ دریائے علم وفن کے شناوروں کے لیے بھی غیر معمولی غذا ہے، ہر فتوی علم وتحقیق کی داد طلب کرتا ہے‘‘۔ (حیات عبد الرحیم، ۱/۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳)

(۷) مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی صاحب دیوبندیؒ (م ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء)

جامعہ ڈابھیل میں تدریس کے ساتھ افتاء کی ۵/ سال خدمت انجام دی، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

میں نے مولانا محمد الیاس صاحبؒ سے مفتی صاحبؒ کے بارے میں بلند الفاظ سنے تھے۔ فرماتے تھے کہ حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے مفتی اور مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کے والد ماجد) کو مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کی فقہی صلاحیت اور نظر پر بڑا اعتماد تھا اور وہ ان کے فقہی جوابات سے مطمئن ہوتے تھے، مجھے ان کا فقہ وافتاء کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول ہونا اچھا نہیں معلوم ہوتا، کہ ان کو اس فن سے خصوصی مناسبت اور امتیاز حاصل ہے۔ (پرانے چراغ ۳/۱۰۰)

مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کے بعض فتاویٰ پر امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تائیدی دستخط ثبت ہیں، مفتی صاحب کے فتاویٰ جامعہ ڈابھیل میں محفوظ ہیں۔

تمت وبالفضل عمت